

صحیح بخاری میں پیغمبر (ص) پر پہلی دفعہ وحی نازل ہونے کی کیفیت کا بیان

صحیح بخاری میں پہلی دفعہ پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر وحی نازل ہونے کی کیفیت کو جناب عائشہ سے کچھ اس طرح سے بیان کیا ہے ۔

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّهَا قَالَتْ

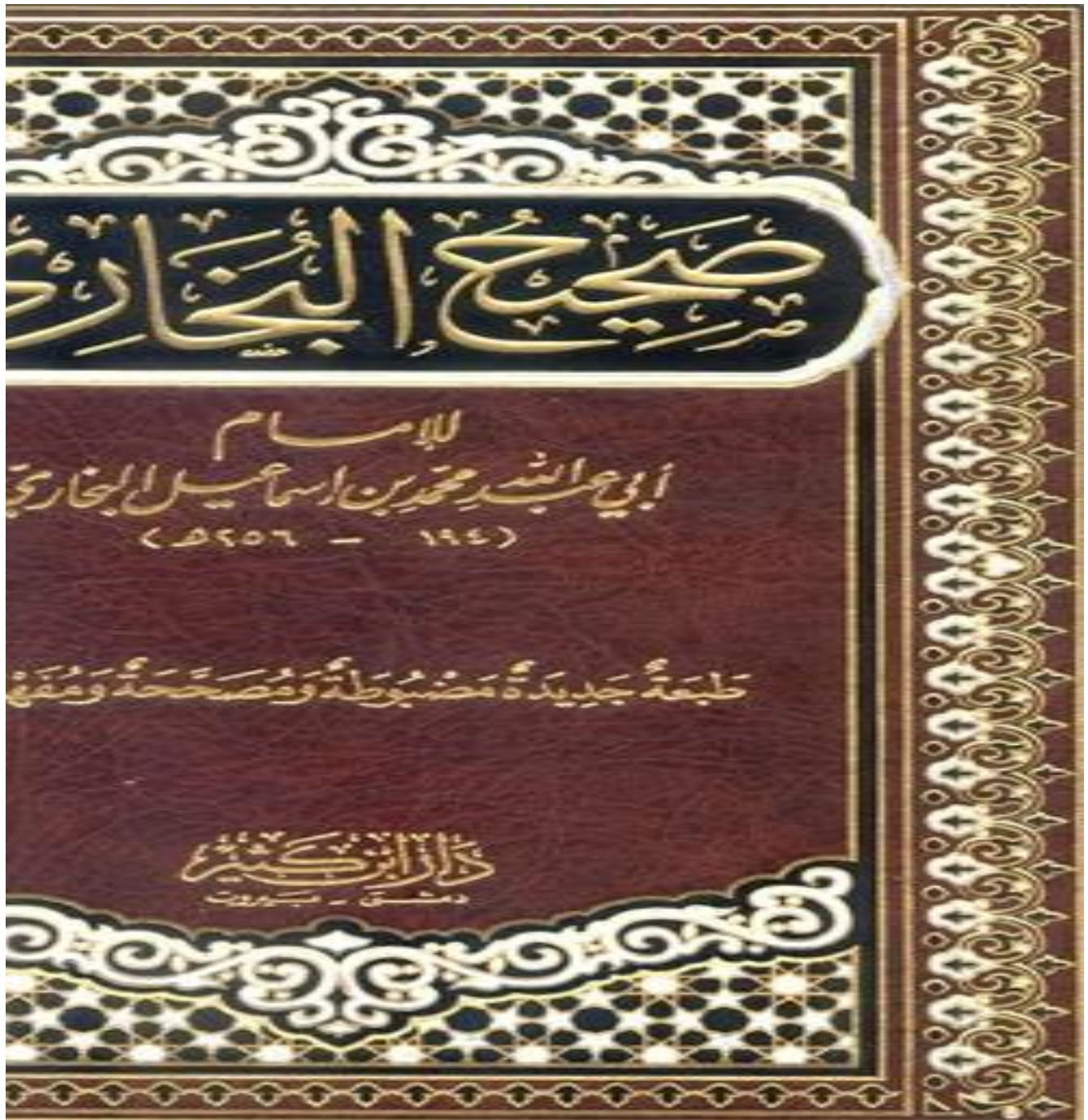
أَوَّلَ مَا بُدِئَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْوَحْيِ الرَّؤْيَا الصَّالِحَةُ فِي النَّوْمِ فَكَانَ لَا يَرَى رُؤْيَا إِلَّا جَاءَتْ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ ثُمَّ حُبِّبَ إِلَيْهِ الْخَلَاءُ وَكَانَ يَخْلُو بَعَارِ حِرَاءٍ فَيَتَحَنَّنُ فِيهِ وَهُوَ التَّعَبُّدُ اللَّيَالِي دَوَاتِ الْعَدَدِ قَبْلَ أَنْ يَنْزِعَ إِلَيَّ أَهْلِي وَيَتَزَوَّدُ لِذَلِكَ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَيَّ خَدِيجَةَ فَيَتَزَوَّدُ لِمِثْلِهَا حَتَّى جَاءَهُ الْحَقُّ وَهُوَ فِي غَارِ حِرَاءٍ فَجَاءَهُ الْمَلَكُ فَقَالَ اقْرَأْ قَالَ مَا أَنَا بِقَارِئٍ قَالَ فَآخِذْنِي فَعَطَّنِي حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدَ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ اقْرَأْ قُلْتُ مَا أَنَا بِقَارِئٍ فَآخِذْنِي فَعَطَّنِي الثَّانِيَةَ حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدَ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ اقْرَأْ فَقُلْتُ مَا أَنَا بِقَارِئٍ فَآخِذْنِي فَعَطَّنِي الثَّلَاثَةَ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ { اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ } فَرَجَعَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْجُفُ فُؤَادُهُ فَدَخَلَ عَلَيَّ خَدِيجَةَ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقَالَ زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي فَزَمَّلُونِي حَتَّى ذَهَبَ عَنْهُ الرَّوْعُ فَقَالَ لِيَخْدِجَةَ وَأَخْبَرَهَا الْخَبَرَ لَقَدْ خَشِيتُ عَلَيَّ نَفْسِي فَقَالَتْ خَدِيجَةُ كَلَّا وَاللَّهِ مَا يُخْزِيكَ اللَّهُ أَبَدًا إِنَّكَ لَتَتَّصِلُ الرَّحِمَ وَتَحْمِلُ الْكَلَّ وَتَكْسِبُ الْمَعْدُومَ وَتَقْرِي الضَّيْفَ وَتُعِينُ عَلَيَّ نَوَائِبِ الْحَقِّ فَاَنْطَلَقَتْ بِه خَدِيجَةُ حَتَّى أَتَتْ بِه وَرَقَةَ بِنْتُ تَوْقَلِ بْنِ أَسَدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزْزِيِّ ابْنِ عَمِّ خَدِيجَةَ وَكَانَ امْرَأً قَدْ تَنَصَّرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ يَكْتُبُ الْكِتَابَ الْعِبْرَانِيَّ فَيَكْتُبُ مِنَ الْإِنْجِيلِ بِالْعِبْرَانِيَّةِ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَكْتُبَ وَكَانَ شَيْخًا كَبِيرًا قَدْ عَمِيَ فَقَالَتْ لَهُ خَدِيجَةُ يَا ابْنَ عَمِّ اسْمِعْ مِنْ ابْنِ أَخِيكَ فَقَالَ لَهُ وَرَقَةُ يَا ابْنَ أَخِي مَاذَا تَرَى فَأَخْبَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبَرَ مَا رَأَى فَقَالَ لَهُ وَرَقَةُ هَذَا النَّامُوسُ الَّذِي نَزَلَ اللَّهُ عَلَيَّ مُوسَى يَا لَيْتَنِي فِيهَا جَدَعًا لَيْتَنِي أَكُونُ حَيًّا إِذْ يُخْرِجُكَ قَوْمُكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْمُخْرَجِي هُمْ قَالَ نَعَمْ لَمْ يَأْتِ رَجُلٌ قَطُّ بِمِثْلِ مَا جِئْتَ بِه إِلَّا عُوْدِي وَإِنْ يُدْرِكُنِي يَوْمُكَ أَنْصُرَكَ نَصْرًا مُؤَزَّرًا ثُمَّ لَمْ يَنْشَبْ وَرَقَةُ أَنْ تُؤْفَى وَفَتَرَ الْوَحْيَ۔۔

صحیح بخاری ۔۔ بدء الوحي حديث نمبر 3 :

جبرائیل علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کے پاس حاضر ہوئے اور کہنے لگے کہ اے محمد! پڑھو، ، میں نے کہا کہ میں پڑھنا نہیں جانتا، آپ فرماتے ہیں کہ فرشتے نے مجھے پکڑ کر اتنے زور سے دبایا کہ میری طاقت جواب دے گئی، پھر مجھے چھوڑ کر کہا کہ پڑھو، میں نے پھر وہی جواب دیا کہ میں پڑھا ہوا نہیں ہوں۔ اس فرشتے نے مجھ کو نہایت ہی زور سے دبا دیا کہ مجھ کو سخت تکلیف محسوس ہوئی، پھر اس نے کہا کہ پڑھ! میں نے کہا کہ میں پڑھا ہوا نہیں ہوں۔ فرشتے نے

تیسری بار مجھ کو پکڑا اور تیسری مرتبہ پھر مجھ کو دبا دیا، پھر مجھے چھوڑ دیا اور کہنے لگا کہ پڑھو اپنے رب کے نام کی مدد سے جس نے پیدا کیا اور انسان کو خون کی پھٹکی سے بنایا، پڑھو اور آپ کا رب بہت ہی مہربانیاں کرنے والا ہے۔

پس یہی آیتیں آپ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم جبرائیل علیہ السلام سے سن کر اس حال میں غار حرا سے واپس ہوئے کہ آپ کا دل اس انوکھے واقعہ سے کانپ رہا تھا۔ آپ خدیجہ کے ہاں تشریف لائے اور فرمایا کہ مجھے کمبل اڑھا دو، مجھے کمبل اڑھا دو۔ لوگوں نے آپ کو کمبل اڑھا دیا۔ جب آپ کا ڈر جاتا رہا۔ تو آپ نے اپنی زوجہ محترمہ خدیجہ علیہا السلام کو تفصیل کے ساتھ یہ واقعہ سنایا اور فرمانے لگے کہ مجھ کو اب اپنی جان کا خوف ہو گیا ہے۔ آپ کی اہلیہ محترمہ خدیجہ علیہا السلام نے آپ کی ڈھارس بندھائی اور کہا کہ آپ کا خیال صحیح نہیں ہے۔ اللہ کی قسم! آپ کو اللہ کبھی رسوا نہیں کرے گا، آپ تو اخلاق فاضلہ کے مالک ہیں، آپ تو کنبہ پرور ہیں، بے کسوں کا بوجھ اپنے سر پر رکھ لیتے ہیں، مفلسوں کے لیے آپ کماتے ہیں، مہمان نوازی میں آپ بے مثال ہیں اور مشکل وقت میں آپ امر حق کا ساتھ دیتے ہیں۔ ایسے اوصاف حسنہ والا انسان یوں بے وقت ذلت و خواری کی موت نہیں پا سکتا۔ پھر مزید تسلی کے لیے خدیجہ علیہا السلام آپ کو ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں، جو ان کے چچا زاد بھائی --- - آپ نے از اول تا آخر پورا واقعہ سنایا، جسے سن کر ورقہ بے اختیار ہو کر بول اٹھے کہ یہ تو وہی ناموس (معزز راز دان فرشتہ) (بے جسے اللہ نے موسیٰ علیہ السلام پر وحی دے کر بھیجا تھا۔ کاش، میں آپ کے اس عہد نبوت کے شروع ہونے پر جوان عمر ہوتا۔ کاش میں اس وقت تک زندہ رہتا جب کہ آپ کی قوم آپ کو اس شہر سے نکال دے گی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے یہ سن کر تعجب سے پوچھا کہ کیا وہ لوگ مجھ کو نکال دیں گے؟ ورقہ بولا ہاں یہ سب کچھ سچ ہے۔ مگر جو شخص بھی آپ کی طرح امر حق لے کر آیا لوگ اس کے دشمن ہی ہو گئے ہیں۔ اگر مجھے آپ کی نبوت کا وہ زمانہ مل جائے تو میں آپ کی پوری پوری مدد کروں گا۔ مگر ورقہ کچھ دنوں کے بعد انتقال کر گئے۔ پھر کچھ عرصہ تک وحی کی آمد موقوف رہی۔



كلحج البحار

للامام
أبي عبد الله محمد بن إسماعيل البخاري
(١٩٤ - ٢٥٦ هـ)

طبعة جديدة مضمونة ومصححة ومعقولة

دار الكتب
دمشق - بيروت

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

١ - كتاب بدء الوحي

١ - باب كيف كان بدء الوحي إلى رسول الله ﷺ

وقول الله جل ذكره ﴿ إِنَّا أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ كَمَا أَوْحَيْنَا إِلَى نُوحٍ وَآلِ

١ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ :
الأنصاري قال : أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ عَلْقَمَةَ
سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى الْمِثْبَرِ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ
الْأَعْمَالِ بِالنَّبِيَّاتِ ، وَإِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوَى ، فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِ
امْرَأَةً يَنْكِحُهَا ، فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ .

[الحديث ١ - أطرافه في : ٥٤ ، ٢٥٢٩ ، ٣٨٩٨ ، ٥٠٧٠ ، ٦٦٨٩ ، ٦٩٥٣ .]

٢ - باب

٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ : أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ
أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَأَلَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ يَأْتِيكَ الْوَحْيُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «أَخْيَانًا يَأْتِينِي
وَهُوَ أَشَدُّ عَلَيَّ فَيَفْصِمُ عَنِّي وَقَدْ وَعَيْتُ عَنْهُ مَا قَالَ ، وَأَخْيَانًا يَتَمَثَّلُ لِي
فَأَعْيِي مَا يَقُولُ» . قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا : وَلَقَدْ رَأَيْتُهُ يُنَزَّلُ عَلَيْهِ
الْبُرْدُ فَيَفْصِمُ عَنْهُ وَإِنَّ جَبِينَهُ لَيَتَّقِصَّدُ عَرَقًا . [الحديث ٢ - أطرافه في : ٣٢١٥ .]

٣ - باب

٣ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ : حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَقِيلِ بْنِ ابْنِ شِهَابٍ
عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّهَا قَالَتْ : أَوَّلُ مَا بُدِيَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ



فِي النَّوْمِ ، فَكَانَ لَا يَرَى رُؤْيَا إِلَّا جَاءَتْ مِثْلَ فَلَقِي الصُّبْحِ . ثُمَّ حُجِبَ إِلَيْهِ بِغَارٍ حِرَاءٍ فَيَتَحَنَّنُ فِيهِ - وَهُوَ التَّعَبُّدُ - اللَّيَالِي ذَوَاتِ الْعَدَدِ ، قَبْلَ أَنْ يَلِدَ لِدَيْكَ ، ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى خَدِيدَجَةَ فَيَتَزَوَّدُ لِمِثْلِهَا ، حَتَّى جَاءَهُ الْحَقُّ وَهُوَ الْمَلِكُ فَقَالَ : اقْرَأ . قَالَ : مَا أَنَا بِقَارِيءٍ . قَالَ : فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي حَتَّى أَرْسَلَنِي فَقَالَ : اقْرَأ . قُلْتُ : مَا أَنَا بِقَارِيءٍ . فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي الثَّانِيَةَ حَتَّى أَرْسَلَنِي فَقَالَ : اقْرَأ . فَقُلْتُ : مَا أَنَا بِقَارِيءٍ . فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي الثَّلَاثَةَ ، ثُمَّ يَأْتِي رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ ﴿١﴾ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ﴿٢﴾ اقْرَأ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ ﴿٣﴾ فَرَجَعَ بِهَا ذُو الْقُرْبَيْنِ فَدَخَلَ عَلَى خَدِيدَجَةَ بِنْتِ حُوَيْلِدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقَالَ : زَمَلُونِي ذَهَبَ عَنِّي الرَّوْعُ ، فَقَالَ لِحَدِيدَجَةَ وَأَخْبَرَهَا الْخَبِيرَ : لَقَدْ خَشِيتُ عَلَى نَفْسِي كَلًّا وَاللَّهِ مَا يُخْزِيكَ اللَّهُ أَبَدًا ، إِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ ، وَتَحْمِلُ الْكَلَّ ، وَتَقْرِي الضَّيْفَ ، وَتُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ . فَأَنْطَلَقْتُ بِهِ خَدِيدَجَةَ - نَوْفَلُ بْنُ أَسَدِ بْنِ عَبْدِ الْعُزَّى - ابْنِ عَمِّ خَدِيدَجَةَ - وَكَانَ أَمْرًا تَنْصَرَفِي فِيهِ الْكِتَابَ الْعِبْرَانِيَّ ، فَيَكْتُبُ مِنَ الْإِنْجِيلِ بِالْعِبْرَانِيَّةِ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَكْتُبَ ، عَمِي ، فَقَالَتْ لَهُ خَدِيدَجَةُ : يَا بَنَ عَمِّ اسْمِعْ مِنْ ابْنِ أَخِيكَ . فَقَالَ لَهُ وَ تَرَى؟ فَأَخْبَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَبِيرَ مَا رَأَى . فَقَالَ لَهُ وَرَقَةٌ : هَذَا النَّامُوسُ مُوسَى ، يَا لَيْتَنِي فِيهَا جَدْعًا ، لَيْتَنِي أَكُونُ حَيًّا إِذْ يُخْرِجُكَ قَوْمُكَ . فَ أَوْ مُخْرِجِي هُمْ؟ قَالَ : نَعَمْ ، لَمْ يَأْتِ رَجُلٌ قَطُّ بِمِثْلِ مَا جِئْتَ بِهِ إِلَّا يَوْمَكَ أَنْصُرَكَ نَصْرًا مُؤَزَّرًا . ثُمَّ لَمْ يَنْشَبْ وَرَقَةٌ أَنْ تُوفِّي ، وَفَتَرَ الْوَحْيَ .

[الحديث ۳- أطرافه في: ۳۳۹۲ ، ۴۹۵۳ ، ۴۹۵۵ ، ۴۹۵۶ ، ۴۹۵۷ ، ۶۹۸۲.]

۴ - قَالَ ابْنُ شَهَابٍ : وَأَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ جَابِرًا قَالَ - وَهُوَ يُحَدِّثُ عَنِ فِتْرَةِ الْوَحْيِ - فَقَالَ فِي حَدِيثِهِ : «بَيْنَا أَنَا وَأَمِيئَةُ السَّمَاءِ ، فَرَفَعْتُ بَصْرِي فَإِذَا الْمَلِكُ الَّذِي جَاءَنِي بِحِرَاءٍ جَالِسٌ عَلَيَّ وَالْأَرْضُ ، فَرُعِبْتُ مِنْهُ ، فَرَجَعْتُ فَقُلْتُ : زَمَلُونِي . فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى : فَأَنْزَرَ ﴿١﴾ وَرَبُّكَ فَكَيِّزٌ ﴿٢﴾ وَبَابُكَ فَطَلَعَتْ ﴿٣﴾ وَالرَّحْمَاقَةُ هَجْرٌ ﴿٤﴾ فَحَمِي الْوَحْيِ وَتَتَابَعِ يَوْسُفَ وَأَبُو صَالِحٍ ، وَتَابَعَهُ هِلَالُ بْنُ رَدَادٍ عَنِ الرَّهْرِيِّ ، وَقَالَ يَوْسُفُ وَ

[الحديث ۴- أطرافه في: ۳۲۳۸ ، ۴۹۲۲ ، ۴۹۲۳ ، ۴۹۲۴ ، ۴۹۲۵ ، ۴۹۲۶ ، ۵۴.]

اِس اس روایت کے بارے میں قرآن اور عقل کے آئینے میں تحقیق کرتے ہیں :

1-جیسا کہ اس روایت کو جناب عایشہ نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا ہے ۔ لہذا یہ ان کی ذاتی رائے اور ذاتی اجتہاد ہے ، کیونکہ وہ بغیر واسطے کے خود

سے اس روایت کو نقل نہیں کرسکتی اور جیسا کہ جس وقت وحی نازل ہوئی اس وقت جناب عائشہ پیدا ہی نہیں ہوئی تھی ۔۔

2- اس روایت کے مطابق وحی کا فرشتہ تین مرتبہ پیغمبر کو اللہ کا کلام پڑھنے کا حکم دیتا ہے ۔ اُپ بھی یہ جواب میں فرماتے ہیں : میں پڑھا ہوا نہیں ہوں ۔ لیکن پھر بھی اللہ کا فرشتہ انہیں اتنا دبا دیتا ہے کہ آپ کی طاقت ختم ہوجاتی ہے۔ اب پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے جواب { میں نہیں پڑھ سکتا } کے بعد کیوں دوسری اور تیسری مرتبہ دیا یا اور آپ کو ایک قسم کی سزا دی گئی؟ آپ کو کیوں ایسے کام کو انجام دینے کا حکم دیا اور کیوں آپ کو دبا یا جبکہ آپ جانتے ہی نہیں تھے ؟ اگر دبانے کے ذریعے سے انہیں پڑھنا اور لکھنا، سکھانا مقصود تھا تو اس طرح سخت طور پر دبانے کی ضرورت ہی کیا تھی؟ یہ تو ایک معجزے سے حل بھی ہو سکتا تھا اور اگر معجزے کے بغیر اور عادی طور پر انہیں سکھانا مقصود تھا تو یہ تو صرف پڑھنے اور تعلیم حاصل کرنے کے ذریعے سے ہی ہوتا ہے ، دبانے سے حاصل نہیں ہوتا ۔

جیسا کہ قرآن مجید نے وحی کے واقعے کو بہت ہی آسان طریقے سے بیان کیا ہے اور جس طرح سے بخاری میں دبانے اور سزا دینے کی باتیں نقل ہوئی ہیں جبکہ قرآن میں تو ایسی کوئی بات ہی نہیں ہے ۔

۔ فَأُوحِيَ إِلَىٰ عَبْدِهِ مَا أُوْحِيَ { النجم : 10 }

پھر اللہ نے اپنے بندے پر جو وحی بھیجنا تھی وہ وحی بھیجی

قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحَىٰ إِلَيَّ... { فصلت : آیت 6 }

- کہدیجئے: میں بھی تم جیسا آدمی ہوں، میری طرف وحی ہوتی ہے ۔

اس روایت کے مطابق پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وحی کے وقت انتہائی خوف زدہ تھے اور آپ کا جسم کانپ رہا تھا ۔ جبکہ یہ قرآن کی آیات کے خلاف ہے ۔ قرآن نے وحی کے وقت اللہ کے پیغمبروں کو خوفزدہ نہ ہونے کا کہا ہے ۔

يَا مُوسَىٰ لَا تَخَفْ إِنِّي لَا يَخَافُ لَدَيَّ الْمُرْسَلُونَ. اے موسیٰ! ڈریے نہیں، بے شک میرے حضور مرسلین ڈرا نہیں کرتے ۔

اس روایت کے مطابق جناب خدیجہ اور وہ مسیحی شخص پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو دلداری دئے رہے تھے اور انہیں پریشانی اور ٹین شن سے نجات دئے رہے تھے۔۔ اب کیا یہ کہنا صحیح ہے کہ پیغمبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو جو چیز اللہ اور اللہ کے فرشتے کی طرف سے نازل شدہ چیز میں شکوک و شبہات کا شکار ہوئے تھے اور جناب خدیجہ اور نوفل کے کہنے سے انہیں اطمینان حاصل ہوئی؟ جبکہ اس طرح کہنا بھی قرآن کے خلاف ہے؛

وَكَذَلِكَ نُرِي إِبْرَاهِيمَ مَلَكُوتَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلِيَكُونَ مِنَ الْمُوقِنِينَ. {سورہ انعام : ۷۵}

اور اس طرح ہم ابراہیم کو آسمانوں اور زمین کا نظام حکومت دکھاتے تھے تاکہ وہ اہل یقین میں سے ہو جائیں۔

اب کیا پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا مقام جناب ابرہیم سے کم درجے کا تھا کہ آپ اس طرح شک و شبہہ میں پڑھ گئے؟

اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ پیغمبر، اللہ کے حضور میں ایک ایسی فکر اور فہم کا مالک ہوتا ہے جس کی رو سے شک اور شبہے سے آپ پاک اور منزہ ہوتا ہے۔ اب کیا ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے اس قانون سے مستثنا ہیں، یہاں تک کہ آپ سرگرداں ہوں اور آپ خوف و ہراس کی حالت میں ہو؟

5- اس روایت سے ایسا لگتا ہے کہ نبوت کے بارے میں جناب خدیجہ اور نوفل کو آپ سے زیادہ یقین اور اطمینان تھا اور یہ دونوں باعث ہوئے کہ آپ کو بھی اپنی نبوت پر یقین حاصل ہو اور ان کے کہنے سے آپ کو آرام اور سکون ملا۔ اب یہاں یہ سوال ہوسکتا ہے کہ کیسے انہیں آپ سے زیادہ آپ کی نبوت کا علم تھا۔ جبکہ قرآن اس سلسلے میں کہتا ہے :

وَإِذْ أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّينَ مِيثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُوحٍ وَإِبْرَاهِيمَ وَمُوسَىٰ وَعِيسَىٰ ابْنِ مَرْيَمَ وَأَخَذْنَا مِنْهُمْ مِيثَاقًا غَلِيظًا .

اور (یاد کرو) جب ہم نے انبیاء سے عہد لیا اور آپ سے بھی اور نوح سے بھی اور ابراہیم، موسیٰ اور عیسیٰ بن مریم سے بھی اور ان سب سے ہم نے پختہ عہد لیا۔

عقل اور آیات کی رو سے اس روایت پر اور بھی بہت سے اعتراضات ہوسکتے ہیں لیکن ہم اختصار کی خاطر انہیں پر اکتفاء کرتے ہیں اور مکتب سقیفہ کے پیروکاروں سے یہ توقع رکھتے ہیں کہ وہ آئیں ان سوالوں کا جواب دیں۔